

پیش نظر کس سے کہوں اور کیونکر کہوں کہ یہ داغ جگر کا قائم مقام ہے؛ ایسا کہنا ہستی کے اعتبار کی دلیل ہو گا اور میرے دل سے وہ اعتبار بالکل زائل ہو چکا ہے۔

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں ”یہ مصنون بہت نیا اور خاص مصنف مرحوم

کا نتیجہ فکر ہے۔

۷۔ شرح : اے غالب ! ہم اس میں خوش ہیں کہ محبوب ہم پر نامہربان ہے۔ کسی بھی صورت میں لطف و کرم سے نوازنے کے لیے تیار نہیں، ظلم و ستم ہی میں سرگرم رہتا ہے۔ اس سے واضح ہو گیا ہے کہ اے ہماری وفاداری پر پورا بھروسہ ہے اور جانتا ہے کہ کتنی ہی بے رخی اور سختی کا بردار کیا جائے۔ یہ عاشق محبت ترک نہیں کرے گا۔

نامہربانی، بے رخی اور کثرتِ ظلم و ستم کو اپنی وفاداری کے لیے تادیب اعتماد بنا نامرزا غالب ہی کا حصہ ہے۔

یہ پوری مانتی	درد سے میرے ہے تجھ کو بے قراری، ہائے ہائے!
غزل کسی محبوب	کیا ہوئی ظالم تری غفلت شعاری، ہائے ہائے!
کا مرثیہ ہے۔	تیرے دل میں گرنہ تھا آشوبِ غم کا حوصلہ
مختلف شعروں	تو نے پھر کیوں کی تھی میری غمگساری، ہائے ہائے!
سے معلوم ہوتا	کیوں مری غمخوارگی کا تجھ کو آیا تھا خیال؟
ہے کہ اس	دشمنی اپنی تھی میری دوست داری ہائے ہائے!
میں زیادہ تر	
اشعار اس	
وقت کی کیفیت	
پیش کر رہے	